طلاق ایکٹ ، ۱۸۶۹ء

آخری بار ترمیم : 26-02-1869

فہرست

طلاق ایکٹ

[1] ایکٹ نمبر ۴ بابت ۱۸۶۹ء

[۲۶ فروری، ۱۸۶۹ء]

طلاق اور ازدواجی مقدمات سے متعلق قانون میں ترمیم کرنے کا ایکٹ [2] ☆ ☆۔

تمہید۔ ہرگاہ کہ یہ قرین مصلحت ہے کہ ان اشخاص کی طلاق سے متعلق قانون میں ترمیم کی جائے جو عیسائی مذہب کے پیروکار ہوں، اور ازدواجی معاملات میں بعض عدالتوں کو اختیار سماعت عطاء کیا جائے؛ بذریعہ ہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے:۔

۱۔ بیان اغراض ووجوہ کیلئے دیکھئے ''جریدہ کلکتہ'' ۱۸۶۳ء، صفحہ ۱۷۳؛ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کیلئے، دیکھئے جریدہ ہند، ۱۸۶۹ء، صفحہ ۱۹۲؛ کونسل کی کارروائیوں کیلئے، دیکھئے، جریدہ کلکتہ، ۱۸۶۲ء، ضمیمہ، صفحہ ۲۶۳، بحوالہ عین ماقبل: ۱۸۶۳ء، ضمیمہ، صفحہ ۴۲ اور جریدہ ہند، ۱۸۶۹ء، ضمیمہ، صفحہ ۲۹۔

یہ ایکٹ ازدواجی مقدمات کے ایکٹ، ۱۸۵۷ء (نمبر ۲۰ و ۲۱ وکٹوریہ، ج ۸۵) کے اہم احکام کو پاکستان تک وسعت دیتا ہے جیسا کہ اس میں ازدواجی مقدمات کے ایکٹ، ۱۸۵۹ء (نمبر ۲۲ و ۲۳ وکٹوریہ، ج ۶۱)، ازدواجی مقدمات کے ایکٹ، ۱۸۶۰ء (نمبر ۲۳ و ۲۴ وکٹوریہ، ج ۱۴۴) اور ازدواجی مقدمات کے ایکٹ، ۱۸۶۶ء (نمبر ۲۹ و ۳۰ وکٹوریہ؛ ج ۳۲) کی رو سے ترمیم کی گئی ہے۔ اس میں سرکراس ویل اور لارڈ پینزانس کے بہت سے نظائر بھی شامل ہیں۔

برطانیہ میں سکونت پذیر اشخاص کے انفساخ ازدواج کے لئے ہندوستان میں جاری کردہ بعض ڈگریوں کے جواز کی نسبت، ہندوستانی طلاقوں کے (جواز) ایکٹ، (نمبر ۱۱ اور ۱۲ جیو۔ ۵، باب۔ ۱۸) کی رو سے حکم وضع کیا گیا تھا۔

اس ایکٹ کے تحت مقدمات پر میعاد سماعت ایکٹ اطلاق پذیر نہیں، دیکھئے، میعاد سماعت ایکٹ، ۱۹۰۸ء (نمبر ۹ بابت ۱۹۰۸ء) کی دفعہ ۲۹ (۲)۔

اس کو برطانوی بلوچستان کے ضابطہ قوانین، ۱۹۱۳ء (نمبر ۲ بابت ۱۹۱۳ء) کی دفعہ ۳ کی رو سے بلوچستان میں نافذ العمل قرار دے دیا گیا ہے۔

بعض ترامیم کے تابع اس کا اطلاق پھلیرا اور تناول بالا کے خارج شدہ علاقے میں اس حد تک کیا گیا ہے جس حد تک ایکٹ شمال مغربی سرحدی صوبہ میں اطلاق پذیر ہے، اور ایسی تاریخ سے اور ایسی ترامیم کے تابع جن کا اعلان کیا جا سکے گا پھلیرا کے علاوہ تناول بالا (شمال مغربی سرحدی صوبہ) کے خارج شدہ علاقے پر بھی وسعت دی گئی ہے، دیکھئے، ضابطہ قوانین، ۱۹۵۰ء، شمال مغربی سرحدی صوبہ (تناول بالا) (خارج شدہ علاقہ)۔

اس کو بلوچستان کے پٹہ پر دیئے گئے علاقہ پر بھی وسعت دی گئی ہے، دیکھئے، پٹہ پر دیئے گئے علاقوں (قوانین) کا فرمان، ۱۹۵۰ء (فرمان گورنر جنرل نمبر ۳ مجریہ ۱۹۵۰ء)؛ اور یہ بلوچستان کے وفاق میں شامل علاقہ پر اطلاق پذیر ہے، دیکھئے، جریدہ پاکستان: ۱۹۳۷ء، حصہ اول، صفحہ ۱۴۹۹۔

۲۔ فرمان تطبیق، ۱۹۴۹ء کے جدول کی رو سے الفاظ 'ہندوستان میں' حذف کئے گئے۔

۱۔ ابتدائیہ

۱۔ **مختصر عنوان، ایکٹ کا آغازِ نفاذ۔** یہ ایکٹ [۱]طلاق ایکٹ کے نام سے موسوم ہوگا، اور یکم اپریل، ۱۸۶۹ء سے نافذ العمل ہوگا۔

۲۔ **ایکٹ کا اطلاق۔** [۲][یہ ایکٹ تمام پاکستان پر وسعت پذیر ہوگا۔]

عام طور پر دادرسی کے لیے، اور انفساخ یا کالعدم کرنے کی ڈگریاں جاری کرنے کے لیے وسعت اختیار۔ [۳]بعد ازیں شامل کوئی امر کسی عدالت کو اس ایکٹ کے تحت کوئی بھی دادرسی دینے کا مجاز نہیں کرے گا ماسوائے جہاں درخواست دہندہ [۴][یا مدعا علیہ] عیسائی مذہب کا پیروکار ہو،

یا انفساخ ازدواج کی ڈگری دینے کا مجاز نہیں کرے گا بجز اس کے کہ درخواست پیش کرنے کے وقت فریقین [۵][پاکستان] میں سکونت پذیر نہ ہوں،

[۶][یا شادی کے کالعدم ہونے کی ڈگری دینے کا بجز اسکے کہ شادی اگر ۱۵ اگست، ۱۹۴۷ء سے قبل ہوئی ہو، تو ہندوستان میں ہوئی ہو اور اگر مذکورہ تاریخ کو یا اس کے بعد پاکستان میں ہوئی ہو اور درخواست گزار نے درخواست پیش کرتے وقت پاکستان میں سکونت پذیر ہو،]

یا اس ایکٹ کے تحت کوئی دادرسی منظور کرنے کا مجاز نہیں کرے گا، ماسوائے انفاخ ازدواج یا شادی کے کالعدم ہو جانے کی ڈگری کے، بجز اسکے کہ درخواست گزار درخواست پیش کرتے وقت [۵][پاکستان] میں سکونت پذیر ہو۔]

۱۔ فرمان تطبیق، ۱۹۴۹ء کے جدول کی رو سے ''ہند'' کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۲۔ اصلی پیرا کو فرمان تطبیق، ۱۹۴۹ء اور مرکزی قوانین (قانونی اصلاحات) آرڈیننس، ۱۹۶۰ء (نمبر ۲۱ مجریہ ۱۹۶۰ء) کی دفعہ ۳ اور جدول دوم (نفاذ پذیر از ۱۴/ اکتوبر، ۱۹۵۵ء) کی رو سے متذکرہ بالا طور پر پڑھنے کیلئے اس میں ترمیم کی گئی ہے۔

۳۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۲۶ء (نمبر ۲۵ بابت ۱۹۲۶ء) کی رو سے اصل پیراگراف کو تبدیل کیا گیا۔

۴۔ طلاق (ترمیم دوم) ایکٹ، ۱۹۲۷ء (نمبر ۳۰ بابت ۱۹۲۷ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے شامل کیا گیا۔

۵۔ فرمان تطبیق، ۱۹۴۹ء کے جدول کی رو سے ''ہند'' کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۶۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۵۰ء (نمبر ۵۷ بابت ۱۹۵۰ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے اصل ذیلی پیرا کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۳۔ تعبیر شق۔ اس ایکٹ میں، تاوقتیکہ کوئی امر موضوع یا سیاق وسباق کے منافی نہ ہو،۔۔۔۔۔

(۱) ''عدالت عالیہ۔'' [۲ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

(۲) **''سول جج کی عدالت۔''** ''سول جج کی عدالت'' سے اس ایکٹ کے تحت کسی اپیل کی صورت میں، اس علاقہ کے لئے عدالت عالیہ مراد ہے جہاں شوہر وزوجہ رہائش پذیر ہوں یا آخر میں ایک ساتھ رہتے تھے؛

(۳) **''عدالت''** سے عدالت عالیہ، ضلعی عدالت، یا سول جج کی عدالت، جیسی بھی صورت ہو، مراد ہے؛]

۱۔ اصل شقات (۱)، (۲)، (۳)، اور (۴) کو ایکٹ ۱۸ بابت ۱۹۱۹ء، ایکٹ ۳۲ بابت ۱۹۲۵ء، ایکٹ ۸ بابت ۱۹۳۵ء، فرمان تطبیق، ۱۹۳۷ء فرمان تطبیق، ۱۹۴۹ء، جدول، ایکٹ ۲۶ بابت ۱۹۵۱ء، آرڈیننس ۲۱ مجریہ ۱۹۶۰ء اور فرمان تطبیق، ۱۹۶۱ء کی رو سے کے بعد دیگرے ترمیم کیا گیا، طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۴ بابت ۱۹۷۶ء)، کی دفعہ ۲ کی رو سے متذکرہ بالا طور پر پڑھنے کے لئے تبدیل کیا گیا ہے۔

۲۔ وفاقی قوانین (نظرثانی واعلان) آرڈیننس، ۱۹۸۱ء (نمبر ۲۷ مجریہ ۱۹۸۱ء) کی دفعہ ۳ اور جدول دوم کی رو سے شق (۱) حذف کی گئی۔

(۵) ''نابالغ بچوں'' سے [1][پاکستانی] ولدیت کے بیٹوں کی صورت میں لڑکے جو سولہ سال کی عمر تک نہ پہنچے ہوں، اور [1][پاکستانی] والدہ کی بیٹیوں کی صورت میں لڑکیاں جو تیرہ سال کی عمر کو نہ پہنچی ہوں مراد ہیں: دیگر صورتوں میں اس سے غیر شادی شدہ بچے مراد ہیں جو اٹھارہ سال کی عمر کو نہ پہنچے ہوں؛

(۶) **''محرمات کے ساتھ مباشرت''** ''محرمات کے ساتھ مباشرت'' سے مباشرت مراد ہے جو خاوند نے ایسی عورت سے کی ہو، جس کے ساتھ اگر اسکی بیوی فوت ہو جاتی، وہ قانونی طور پر اسکے تعلق نسبی (خواہ فطری یا قانونی) یا قرابت کے ممنوعہ درجات میں ہونے کے بموجب شادی نہ کر سکتا؛

(۷) **''مباشرت کے ساتھ دوزوجیت''۔** مباشرت کے ساتھ دو زوجیت'' سے کسی عورت کے ساتھ مباشرت مراد ہے جس کے ساتھ دوزوجیت کا ارتکاب کیا گیا ہو؛

(۸) **''کسی دیگر عورت کے ساتھ شادی''۔** ''کسی دیگر عورت کے ساتھ شادی'' سے کسی شخص کی سابقہ بیوی کی زندگی کے دوران کسی دیگر شخص کے ساتھ شادی مراد ہے، خواہ دوسری شادی [2][پاکستان] میں یا کہیں اور ہوئی ہو۔

(۹) **ترک۔** ''ترک'' سے مراد اس بار کرنے والے شخص کی رضا کے خلاف دستبرداری مراد ہے۔

(۱۰) **جائیداد۔** ''جائیداد'' میں، بیوی کی صورت میں'' کوئی جائیداد مراد ہے جو بقیہ حصہ یا واپسی، یا بطور امین، تعمیل کنندہ یا منتظم کہ کسی جائیداد میں مستحق ہو؛ اور وصیت کنندہ یا متوفی بلا وصیت کی وفات کی تاریخ وہ وقت مقصود ہو گا جس پر کوئی مذکورہ بیوی تعمیل کنندہ یا منتظم کی حیثیت سے مستحق ہو جاتی ہے۔

۱۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے ''آبائی'' سے تبدیل کیا گیا۔

۲۔ فرمان تطبیق، ۱۹۶۱ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ''ملکہ عالیہ کی'' کی بجائے تبدیل کیا گیا (نفاذ پذیر از ۲۳ / مارچ ۱۹۵۶ء)۔

۲۔ اختیارِ سماعت

۴۔ [**اس ایکٹ کے تابع عدالت ہائے عالیہ کا ازدواجی اختیارِ سماعت کا استعمال۔**] طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۴ بابت ۱۹۷۶ء) کو دفعہ ۳ کی رو سے حذف کیا گیا۔

۵۔ [**عدالت عظمیٰ یا عدالت عالیہ کی جانب سے قبل ازیں صادر کردہ ڈگریوں یا احکامات کا اطلاق۔**] طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۴ بابت ۱۹۷۶ء) کیو دفعہ ۴ کی رو سے حذف کیا گیا۔

۶۔ [**زیر التواء مقدمات**] کو طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۴ کی رو سے حذف کیا گیا۔

۷۔ [**عدالت، انگریزی عدالت برائے طلاق کے اصولوں پر عمل کرے گی۔**] وفاقی قوانین (نظر ثانی و اعلان) آرڈیننس، ۱۹۸۱ء (نمبر ۲۷ مجریہ ۱۹۸۱ء) کی دفعہ ۳ اور جدول دوم کی رو سے حذف کیا گیا۔

۸۔ [**عدالت عالیہ کا غیر معمولی اختیار۔**] کو طلاق (ترمیمی) ایکٹ ۱۹۷۵ء (نمبر ۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۴ کی رو سے حذف کر دیا گیا۔)

۹۔ [**عدالت عالیہ کو استصواب۔**] طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۴ بابت ۱۹۷۶ء) کو دفعہ ۴ کی رو سے حذف کیا گیا۔

۳۔ انفساخ ازدواج

۱۰۔ جب شوہر انفساخ کے لئے درخواست دے سکے گا: کوئی شوہر [1][عدالت سول جج] کو درخواست دے سکتا ہے جس میں وہ درخواست کر سکتا ہے کہ اس کے ازدواجی بندھن کو اس بنیاد پر کہ اسکی بیوی رسم ازدواج کی ادائیگی سے اب تک بدکاری کی مجرم ہے منسوخ کر دیا جائے۔

جب بیوی انفساخ کے لئے درخواست دے سکے گی۔ کوئی بیوی [1][سول جج کی عدالت] کو یہ التجاء کرتے ہوئے درخواست کر سکے گی اس کی شادی اس بنیاد پر منسوخ کر دی جائے کہ رسم ازدواج کی ادائیگی سے اس کا خاوند عیسائیت کے مذہب کی بجائے کسی دوسرے مذہب کا مقلد ہو گا ہے، اور کسی دیگر عورت سے شادی کر چکا ہے؛

یا محرمات کے ساتھ مباشرت کا۔

یا مباشرت کی نسبت دوزوجیت۔

یا مباشرت کی نسبت کسی دیگر عورت سے شادی۔

یا زناء بالجبر، اغلام یا جانوروں سے ہم صحبت ہونا۔

۱۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۸ کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

یا ایسے ظلم کے ساتھ مباشرت کا جو بغیر مباشرت کے اس کو طلاق کا استحقاق دے۔

یا مباشرت کے سلسلے میں بغیر کسی معقول وجہ کے دو سال یا اس سے زیادہ عرصہ سے چھوڑ بھاگنے کا مجرم ہو۔

درخواست کے اجزاء۔ ہر مذکورہ درخواست میں، اتنی وضاحت سے جتنی مقدمہ کی نوعیت اجازت دے، حقائق بیان کئے جائیں گے، جن پر مذکورہ ازدواج کے انفساخ کے دعویٰ کے بنیاد ہو۔

۱۱۔ **زانی شریک مدعا علیہ ہوگا۔** خاوند کی طرف سے پیش کردہ مذکورہ ہر درخواست پر، درخواست گزار مبینہ زناء کار کو مذکورہ درخواست کا شریک مدعا علیہ بنائے گا، تاوقتیکہ اسے حسب ذیل وجوہات کی بناء پر بایں طور کرنے سے معاف کر دیا جائے، جن کی اجازت مذکورہ عدالت دے گی:۔

(۱) کہ مدعا علیہ ایک طوائف کی زندگی بسر کر رہی ہے اور یہ کہ درخواست دہندہ اس شخص کے متعلق نہیں جانتا جس کے ساتھ وہ بدکاری کی مرتکب ہوئی ہے؛

(۲) کہ درخواست دہندہ کیلئے مبینہ زناء کار کا نام نامعلوم رہا ہے اگرچہ اس نے اسے معلوم کرنے کیلئے معقول کوشش کی ہے۔

(۳) کہ مبینہ زناء کار فوت ہو چکا ہے۔

۱۲۔ **عدالت کو عدم سازش سے مطمئن کرنا۔** انفساخ ازدواج کیلئے مذکورہ ہر درخواست پر، عدالت جہاں تک معقول طور پر ممکن ہو، خود کو نہ صرف مبینہ حقائق کے، بلکہ اسکے متعلق بھی اطمینان کرے گی کہ آیا درخواست دہندہ کسی طریقے سے شادی کی مذکورہ صورت یا بدکاری میں شریک رہا ہے، یا اس سے اغماض برتتا رہا ہے یا اسے نظر انداز کرتا رہا ہے یا نہیں اور کسی جواب الزام کی تحقیقات بھی کرے گی جو درخواست دہندہ کے خلاف عائد کئے جائیں۔

۱۳۔ **درخواست رد کرنا۔** اس صورت میں کہ عدالت، کسی مذکورہ درخواست کی بابت شہادت پر اطمینان کرے گی کہ درخواست دہندہ کا مقدمہ ثابت نہیں ہوا ہے یا اس کو اطمینان ہو کہ مبینہ بدکاری کا ارتکاب کیا گیا ہے،

یا اسے یہ معلوم ہو کہ یہ درخواست دہندہ شادی کے دوران، ازدواج کی مذکورہ صورت، یا ازدواج کے دیگر فریق کی بدکاری میں شریک رہا ہے یا اس سے اغماض کرتا رہا ہے یا بدکاری کو نظر انداز کرتا رہا ہے جسکی شکایت کی گئی ہے،

یا درخواست کسی بھی مدعا علیہ کی سازش سے پیش کی گئی ہے یا استغاثہ دائر کیا گیا ہے۔

تب اور مذکورہ صورتوں میں، عدالت درخواست کو مسترد کر دے گی۔

☆[1] ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۱۴۔ انفساخ ازدواج کی ڈگری صادر کرنے کا اختیار۔ اس صورت میں کہ عدالت کو اس شہادت پر اطمینان ہو کہ درخواست گزار کا مقدمہ ثابت ہو چکا ہے،

اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ درخواست گزار کسی طریقے سے ازدواج کی مذکورہ صورت میں، یا ازدواج کے دیگر فریق کی بدکاری میں شریک رہا ہے یا اس سے اغماض کرتا رہا ہے اور اس بدکاری کو نظر انداز کرتا رہا ہے جس کے خلاف شکایت کی گئی ہے،

یا درخواست کسی ایک مدعاعلیہ کی سازش سے پیش کی گئی ہے یا استغاثہ دائر کیا گیا ہے،

تو عدالت ڈگری صادر کرے گی جس میں مذکورہ ازدواج کے انفساخ کا اعلان کیا جائے گا[2] ☆ ☆ ☆

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت مذکورہ ڈگری صادر کرنے کی پابند نہ ہوگی اگر اسے یہ معلوم ہو جائے کہ درخواست گزار ازدواج کے دوران بدکاری کا قصوروار رہا ہے،

یا اگر، درخواست گزار، عدالت کے خیال میں مذکورہ درخواست پیش کرنے یا استغاثہ دائر کرنے میں غیر ضروری تاخیر کا،

یا ازدواج کے دیگر فریق پر ظلم کرنے کا،

یا بدکاری جس کی شکایت کی گئی ہو اسے قبل، بلا کسی معقول عذر کے دیگر فریق کو چھوڑ بھاگا ہے یا قصداً اس سے علیحدہ ہونے کا،

یا دیگر فریق کیلئے ایسی قصداً بے اعتنائی یا بدسلوکی کا مجرم رہا ہے جو بدکاری کا موجب بنی۔

معافی۔ اس ایکٹ کے مفہوم میں بدکاری کو معاف کردہ متصور نہیں کیا جائے گا تاوقتیکہ ازدواجی مباشرت دوبارہ شروع ہو چکی ہو یا شروع کی گئی ہو۔

۱۵۔ بعض وجوہات کی بناء پر مخالفت کی صورت میں دادرسی۔ اگر کوئی مقدمہ جو انفساخ ازدواج کیلئے دائر کیا گیا ہو میں، اگر مدعاعلیہ شوہر کے مقدمہ کی صورت میں اس کی بدکاری، ظلم یا بغیر کسی معقول وجہ کے چھوڑ جانے کی بنیاد پر، یا عورت کے مقدمہ دائر کرنے کی صورت میں، اس کی بدکاری اور ظلم کی بنیاد پر حاصل شدہ دادرسی کی مخالفت کرے تو، عدالت مذکورہ مقدمہ میں اسکی درخواست پر وہی دادرسی عطا کرے گی جس کا اسے استحقاق ہوتا اگر اس نے مذکورہ دادرسی کے لئے درخواست دی ہوتی، اور مدعاعلیہ مذکورہ ظلم یا چھوڑ جانے کی بابت شہادت پیش کرنے کا مجاز ہو گا یا ہو گی۔

۱۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۱۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۹ کی رو سے حذف کیا گیا۔

۲۔ بحوالہ عین ماقبل کی دفعہ ۱۰ کی رو سے حذف کیا گیا۔

۱۶۔ **انفساخ کے لئے ڈگری ابتدائی ہوگی۔]** طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۱ کی رو سے حذف کردی گئی۔

۱۷۔ [**ضلعی جج کی جانب سے انفساخ کے لیے صادر کردہ ڈگری کے لیے توثیق۔]** طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۱ کی رو سے حذف کردی گئی۔

۱۷الف۔ [**شاہی سرکاری وکیل کے کارہائے منصبی یا استعمال کرنے کے لیے افسر کی تقرری۔]** طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۱ کی رو سے حذف کردی گئی۔

چہارم۔ انفساخ ازدواج

۱۸۔ **ڈگری برائے باطل ازدواج کے لیے درخواست۔** کوئی شوہر یا بیوی [1][سول جج کی عدالت] کو استدعا کرتے ہوئے کہ اسکی شادی کو کالعدم اور باطل قرار دیا جائے درخواست پیش کرسکے گا رسکے گی۔

۱۹۔ **ڈگری کی وجوہات۔** مذکورہ ڈگری حسب ذیل کسی وجوہات پر جاری کی جاسکے گی:۔

(۱) کہ شادی کے وقت اور مقدمہ دائر کرتے وقت مدعا علیہ نامرد تھا؛

(۲) کہ فریقین ممنوعہ درجہ ہائے قرابت (خواہ فطری یا قانونی) یا رشتہ کے حامل ہیں؛

(۳) کہ کوئی ایک فریق شادی کے وقت مجنون یا فاتر العقل تھا؛

(۴) کہ کسی فریق کا سابقہ شوہر یا بیوی شادی کے وقت زندہ تھی، اور اس وقت مذکورہ سابقہ شوہر یا بیوی کے ساتھ شادی برقرار تھی۔

اس دفعہ میں کوئی امر اس وجہ سے انفساخ ازدواج کی ڈگری جاری کرنے کیلئے کہ کسی بھی فریق کی رضا، طاقت یا فریب کے ذریعے حاصل کی گئی ہے، [2][عدالت] کے اختیار سماعت کو متاثر نہیں کرے گا۔

۱۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۲ کی رو سے ''ضلعی عدالت یا عدالت عالیہ'' کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۲۔ بحوالہ عین ماقبل کی دفعہ ۱۳ کی رو سے ''عدالت عالیہ'' کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۲۰۔ [ضلع جج کی طرف سے جاری کردہ ڈگری کی توثیق] طلاق (ترمیمی) ایکٹ ، ۱۹۷۵ء (نمبر۴بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ۱۴ کی رو سے حذف کیا گیا۔

۲۱۔ کالعدم از دواج کے بچے۔ جہاں اس بناء پر کوئی شادی کالعدم ہو جائے، کہ سابقہ شوہر یا بیوی زندہ تھی، اور یہ فیصلہ ہو کہ بعد کی شادی نیک نیتی اور فریقین کے مکمل یقین کے ساتھ انجام پائی تھی کہ سابقہ شوہر یا بیوی فوت ہو گئی ہے، یا اگر فاتر العقلی کی بناء پر کوئی شادی کالعدم ہو جائے تو ڈگری جاری ہونے سے پہلے پیدا شدہ بچوں کی صراحت کی جائے گی، اور وہ اس طور سے والدین کی جائیداد کے وارث ہونے کا استحقاق رکھیں گے جیسا کہ جائز بچے، جو شادی کے وقت معاہدہ کرنے کے مجاز ہوں۔

۵۔ عدالتی علیحدگی

۲۲۔ نان ونفقہ کی بناء پر طلاق کے لیے ڈگری پر پابندی مگر شوہر یا بیوی کے لیے عدالتی علیحدگی قابل حصول۔
بعد ازیں نان ونفقہ کی بناء پر طلاق کیلئے کوئی ڈگری جاری نہیں کی جائے گی لیکن شوہر یا بیوی، بدکاری، ظلم، یا دوسال یا اس سے زیادہ کیلئے بلا معقول وجہ چھوڑنے کی بناء پر عدالتی علیحدگی کی ڈگری حاصل کرسکے گی، اور مذکورہ ڈگری موجود قانون کے تحت نان ونفقہ کی بناء پر طلاق کے اثر یا بعد ازیں مذکورہ کسی دیگر اثر کی حامل ہوگی۔

۲۳۔ درخواست گزار کی جانب سے علیحدگی کے لیے دی گئی درخواست۔ مذکورہ بالا کسی وجوہ کی بناء پر شوہر یا بیوی کی طرف سے [۱][سول جج کی عدالت] کو درخواست کے ذریعے عدالتی علیحدگی کی درخواست دی جاسکے گی اور عدالت، مذکورہ درخواست میں دیئے گئے بیانات کی صداقت سے مطمئن ہوکر، اور یہ کہ اس میں کوئی قانونی وجہ نہیں ہے کہ درخواست کیوں نہ منظور کی جائے، تب بہ عدالتی علیحدگی کیلئے ڈگری جاری کرسکے گی۔

۲۴۔ بعد ازیں حاصل شدہ جائیداد کی بابت علیحدہ شدہ بیوی غیر شادی شدہ متصور ہوگی۔ اس ایکٹ کے تحت عدالتی علیحدگی کے ہر مقدمہ میں، بیوی، سزا کی تاریخ سے اور جبکہ علیحدگی جاری ہو، ہر قسم کی جائیداد کی بابت غیر شادی شدہ متصور ہوگی، جسے وہ حاصل کرے، یا جو اسکے پاس وراثتاً پہنچے۔

ہر لحاظ سے ایک غیر شادی شدہ عورت کے طور پر اسکی طرف سے مذکورہ جائیداد کو فروخت کیا جاسکے گا؛

اور اس عورت کی وفات پر مذکورہ، بلا وصیت مرنے کی صورت میں، مذکورہ ایسی ہی منتقل ہو جائے گی جیسا کہ مذکورہ، اس کے خاوند اس وقت مرچکا ہوتا تو منتقل ہوتی:

مگر شرط یہ ہے کہ اگر مذکورہ کوئی بیوی دوبارہ اپنے خاوند سے ہم بستری کرے تو تمام جائیداد جس کا اسے استحقاق ہو جب مذکورہ ہم بستری کی جائے، علیحدگی کے دوران اس کے اور اس کے خاوند کے مابین ہونے والے کسی تحریری معاہدے کے تابع، تاہم، اس کے علیحدہ استعمال کیلئے ہوگی۔

۱۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۱۴ بابت ۱۹۷۲ء) کی دفعہ ۱۵ کی رو سے "ضلعی عدالت یا عدالت عالیہ" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۲۵۔ علیحدہ شدہ بیوی معاہدے یا نالش کرنے کی اغراض کے لیے غیر شادی شدہ متصور ہوگی۔ اس ایکٹ کے تحت عدالتی علیحدگی کے ہر مقدمہ میں، بیوی جب بایں طور علیحدہ شدہ ہو، معاہدہ، اور غلطیوں اور مضرتوں اور نالشوں اور کسی دیوانی کارروائی میں نالش کئے جانے کی اغراض کیلئے غیر شادی شدہ متصور ہوگی؛ اور اسکا خاوند علیحدگی کے دوران کسی معاہدہ، فعل یا خرچہ جات کی بابت ذمہ دار نہیں ہوگا جو اسکی طرف سے کیا گیا ہو، حذف کیا گیا ہو، یا اٹھایا گیا ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ اگر، مذکورہ کسی عدالتی علیحدگی پر، گزارہ الاؤنس کی ڈگری جاری کی گئی ہو یا بیوی کو اسکے ادا کئے جانے کا حکم دے دیا گیا ہو، اور شوہر کی طرف سے اسے باضابطہ طور پر ادا نہ کیا جا رہا ہو، تو وہ اسکے استعمال کیلئے مہیا کی جانے والے اشیائے ضروری کا ذمہ دار ہوگا:

مگر یہ بھی شرط ہے کہ کوئی امر بیوی کو مذکورہ علیحدگی کے دوران کسی بھی وقت اسے اور اسکے خاوند کو دیئے گئے مشترکہ اختیار کے استعمال میں شریک ہونے سے منع نہیں کرے گا۔

علیحدگی کی ڈگری کی تنسیخ

۲۶۔ شوہر یا بیوی کی عدم موجودگی میں حاصل شدہ علیحدگی کی ڈگری منسوخ کی جا سکے گی۔ کوئی بھی شوہر یا بیوی، جس کی بیوی یا خاوند کی درخواست پر، جیسی بھی صورت ہو، عدالتی علیحدگی کا اعلان کیا جا چکا ہو، اس کے بعد کسی بھی وقت پر، عدالت کو جس کے ذریعے ڈگری صادر کی گئی ہو درخواست پیش کرے گا، جس میں وہ مذکورہ ڈگری کی منسوخی کی درخواست، اس بناء پر کرے گا کہ یہ اس کی غیر موجودگی، میں لی گئی، اور مبینہ چھوڑ جانے کی معقول وجہ ہے، جہاں چھوڑ جانا مذکورہ ڈگری کی وجہ تھی۔

عدالت، مذکورہ درخواست کے الزامات کی سچائی کے اطمینان پر، حسبہ ڈگری کو منسوخ کر دے گی؛ لیکن مذکورہ منسوخی متناقص نہیں ہوگی یا حقوق یا چارہ جوئیوں کو متاثر نہیں کرے گی جو کوئی بھی دوسرا شخص رکھ سکتا ہوگا، اس صورت میں کہ بیوی کے عائد کردہ، کئے گئے یا اٹھائے گئے کسی بھی قرضے، معاہدے یا افعال کی نسبت میں علیحدگی اور اس کی منسوخی کے اعلان کے وقت کے درمیان ڈگری نہ صادر کی گئی ہو۔

ششم۔ احکامات تحفظ

۲۷۔ چلے جانے والے کی بیوی عدالت سے تحفظ کے لیے رجوع کر سکے گی۔ کوئی بھی بیوی جس پر ہندوستان وراثت ایکٹ،[1] ۱۸۶۵ء (نمبر ۱۰ بابت ۱۸۶۵ء) کا اطلاق نہ ہوتا ہو، جب اس کا شوہر اُسے چھوڑ کر چلا گیا ہو تو وہ،[2] [سول جج کی عدالت] کو کسی بھی وقت مذکورہ چھوڑ جانے بعد، کسی بھی جائیداد کے تحفظ کے حکم کے لیے جو اس نے حاصل کی ہو یا حاصل کرے گی، اور کوئی بھی جائیداد جو اس کے قبضے میں آچکی ہو یا مذکورہ چھوڑ جانے کے بعد قبضے میں آ گئی ہو، اپنے خاوند یا اس کے ڈگری دار یا کوئی بھی شخص جو اس کے تابع دعویٰ کر رہا ہو کے خلاف درخواست دے سکے گی۔

۲۸۔ عدالت حکم تحفظ صادر کر سکتی ہے۔ عدالت، اگر مذکورہ چھوڑ جانے کے حقائق سے مطمئن ہو تو، اور یہ کہ وہ بغیر معقول وجہ کے تھے، اور یہ کہ بیوی اپنی ذاتی محنت یا ملکیت کے ذریعے اپنا گزر بسر کر رہی ہے تو، عدالت بیوی کو اس کی کمائی و دیگر جائیداد کو اس کے خاوند اور تمام ڈگری داران اور اشخاص جو اس کے تحت دعوے دار ہوں بیوی کے لئے حکم تحفظ صادر اور دے سکتی ہے۔ ہر مذکورہ حکم اس وقت کو بیان کرے گا جس پر چھوڑ جانے کا آغاز ہوا ہو، اور تمام اشخاص کی نسبت جو بیوی سے اس پر بھروسہ کرے لین دین کر رہے ہوں، مذکورہ وقت تک حتمی ہو گا۔

۲۹۔ احکامات کی منسوخی یا ترمیم۔ خاوند یا کوئی بھی ڈگری دار، یا کوئی جو اس کے تحت دعویٰ کر رہا ہو، حکم کی منسوخی یا ترمیم کے لیے اس عدالت سے رجوع کر سکے گا جس کے ذریعے مذکورہ حکم صادر کیا گیا ہو، اور عدالت بشرطیکہ چھوڑ جانے کا عمل ختم ہو گیا ہو، یا کسی دوسری وجہ کے لئے اگر عدالت ایسا کرنا مناسب متصور کرے تو ہو وہ، حکم کی حسبہ منسوخی یا ترمیم کر سکے گی۔

۱۔ دیکھئے وراثت ایکٹ، ۱۹۲۵ء (نمبر ۳۹ بابت ۱۹۲۵ء)

۲۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۵ کی رو سے "ضلعی عدالت یا عدالت عالیہ" کو تبدیل کیا گیا۔

۳۰۔ بیوی کی جائیداد پر قابض خاوند کے حکم کے نوٹس کے بعد ذمہ داری۔ اگر خاوند ، یا کوئی بھی دوسرا ڈگری دار، یا خاوند کے تابع دعویٰ کرنے والا شخص، مذکورہ کسی بھی حکم کے نوٹس کے بعد بیوی کی جائیداد پر قابض ہوتا ہے یا بدستور اس کو اپنے قبضے میں رکھتا ہے، تو وہ بیوی کے مقدمے پر (جو وہ بذریعہ ہذا لینے کی مجاز ہے) مخصوص جائیداد اس کو واپس یا حوالے کرنے کا مستوجب ہوگا، اور اس کی مالیت سے دوگنی رقم کی بھی ادائیگی کرے گا۔

۳۱۔ حکم کے تسلسل کے دوران بیوی کی قانونی حیثیت۔ جب تک کوئی بھی مذکورہ حکم تحفظ بدستور نافذ رہے تو، بیوی کی اسکے ایسے چھوڑ جانے کے دوران ویسی ہی حیثیت ہر لحاظ سے ہوگی اور متصور کی جائے گی، جائیداد اور معاہدات کی بابت وہ دعوا کر سکے گی اور اسکے خلاف دعویٰ کیا جا سکے گا، جیسا کہ وہ اس ایکٹ کے تابع ہوگی بشرطیکہ اس نے عدالتی علیحدگی کی ڈگری حاصل کی ہو۔

۷۔ حقوق زوجیت کی بحالی

۳۲۔ حقوق زوجیت کی بحالی کے لئے درخواست۔ جہاں خواہ خاوند یا بیوی نے، بلا جواز معقول جواز کہ دوسرے کی بزم چھوڑ دی ہو، خواہ بیوی یا خاوند کی طرف حقوق زوجیت کی بحالی کے لئے[1] [سوال جج کی عدالت] سے رجوع کیا گیا ہو، اور عدالت، مذکورہ درخواست میں دیئے گئے بیانات کی صداقت کے اطمینان پر، اور کہ کوئی بھی قانونی جواز نہیں کہ کیوں نہ درخواست گزار کو بحسبہ حقوق زوجیت کی بحالی کی ڈگری صادر کر دی جانی چاہیے۔

۳۳۔ درخواست کا جواب۔ حقوق زوجیت کی بحالی کے لئے کسی درخوات میں کسی بھی امر کا عذر نہیں دیا جائے گا جو عدالتی علیحدگی یا شادی کے باطل ہونے کی ڈگری کے لئے جواز نہ ہو۔

۸۔ ہرجانے واخراجات

۳۴۔ خاوند زانی سے ہرجانے کا دعویٰ کرسکے گا۔ کوئی بھی خاوند، خواہ شادی کی تنسیخ کے لیے یا عدالتی علیحدگی کے لیے، یا[1] [سول جج کی عدالت] میں کسی درخواست میں، جو مذکورہ غرض تک محض محدود ہو، کسی بھی شخص سے ہرجانے کا مطالبہ اس بناء پر کرسکے گا کہ اس نے مذکورہ درخواست گزار کی بیوی کے ساتھ زناء کا ارتکاب کیا ہے۔

مذکورہ درخواست مبینہ زانی اور اس کی بیوی کو ارسال کی جائے گی تاوقتیکہ عدالت مذکورہ طریقہ ارسال کو غیر ضروری سمجھتے ہوئے چھوڑ دے یا کسی اور طریقہ ارسال سے تبدیل کرنے کی ہدایت کرے۔

مذکورہ درخواست پر وصول کیے جانے والے ہرجانے کا تعین مذکورہ عدالت کرے گی، باوجودیہ کہ مدعا علیہ یا ان میں سے کوئی ایک حاضر نہ ہو۔

فیصلہ صادر کرنے کے بعد، عدالت کسی بھی طریقہ کار میں مذکورہ ہرجانے کی ادائیگی یا عملی استعمال کی ہدایت دے گی۔

۳۵۔ زانی کو ادائیگی اخراجات کا حکم۔ جب بھی کسی خاوند کی جانب سے پیش کردہ کسی بھی درخواست میں، مبینہ زانی کو شریک مدعا علیہ بنایا گیا ہو، اور زناء ثابت ہوگیا ہو تو، عدالت شریک مدعا علیہ کو قانونی کارروائی کے تمام یا اس کے کسی بھی حصے کے اخراجات کی ادائیگی کا حکم دے سکے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ شریک مدعا علیہ کو درخواست گزار کے اخراجات کی ادائیگی کا حکم نہیں دیا جائے گا---

(۱) اگر مدعا علیہ، زناء کے وقت، اپنے شوہر سے علیحدہ رہ رہی ہو اور فاحشہ کی زندگی گزار رہی ہو، یا

(۲) اگر شریک مدعا علیہ، زناء کے وقت، باور کرنے کی وجہ رکھتا تھی کہ مدعا علیہ شادی شدہ عورت نہیں ہے۔

۱۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ ۱۹۷۵ء (نمبر ۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۵ کی رو سے "ضلعی عدالت یا عدالت عالیہ" کو حذف کیا گیا۔

۹۔ نان ونفقہ

۳۶۔ مقدمہ بازی کے دوران نان ونفقہ۔ اس ایکٹ کے تحت کسی مقدمہ میں،خواہ وہ شوہر یا بیوی کی طرف سے دائر کیا گیا ہو، اور خواہ اس نے تحفظ کا حکم حاصل کیا ہو یا نہ ہو، بیوی مقدمہ کے دوران نان ونفقہ کی درخواست پیش کر سکے گی۔

مذکورہ درخواست کی تعمیل شوہر پر کرائی جائے گی؛ اور عدالت، اس میں موجود بیانات کی صداقت سے مطمئن ہو کر، شوہر پر مقدمہ کے دوران بیوی کو نان ونفقہ کی ادائیگی کیلئے مذکورہ حکم دے سکے گی جیسا کہ وہ موزوں تصور کرے:

مگر شرط یہ ہے کہ مقدمہ کے دوران نان ونفقہ شوہر کی تین سال کی اوسط آمدنی جو تاریخ حکم سے سابقہ بالا کی ہو، کے پانچویں حصے سے زائد نہیں ہوگی، اور انفساخ ازدواج یا کالعدم ازدواج کے مقدمہ میں جاری رہے گی حتیٰ کہ ڈگری کو قطعی کر دیا جائے یا اسکی توثیق کر دی جائے جیسی بھی صورت ہو۔

۳۷۔ مستقل نان ونفقہ کے حکم دینے کے لیے اختیار۔[1] ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

[2][عدالت، اگر وہ ضروری خیال کرے، ازدواج فسخ قرار دینے والی کسی بھی ڈگری پر یا بیوی کی طرف سے حاصل کردہ عدالتی علیحدگی کی ڈگری پر] حکم دے سکے گا کہ شوہر، عدالت کے اطمینان کے مطابق بیوی کیلئے ایسی مجموعی رقم یا کسی عرصہ کیلئے جو اس عورت کی زندگی سے متجاوز نہ ہو، ایسی سالانہ رقم محفوظ کرے گا جیسا کہ وہ بیوی کی مال دولت (اگر کوئی ہو)، شوہر کی صلاحیت، اور فریقین کے طرز عمل کا رکھتے ہوتے، اگر وہ مناسب خیال کرے، اور مذکورہ غرض کیلئے، تمام ضروری فریقین کے ذریعے مناسب دستاویز کی تعمیل کرا سکے گی۔

۱۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ ۱۹۷۵ء (نمبر ۱۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۷ الف کی رو سے حذف کیا گیا۔

۲۔ بحوالہ عین ماقبل کی دفعہ ۱۷ (ب) کی رو سے "مگر مان" کی بجائے حذف کیا گیا۔

ماہانہ یا ہفتہ وار ادائیگی کا حکم دینے کا اختیار:۔ مذکورہ ہر مقدمہ میں، عدالت شوہر کو بیوی کو اسکے نان ونفقہ اور مدد کیلئے ایسی ماہانہ یا ہفتہ وار ادائیگی کا حکم دے سکے گی جیسا کہ عدالت مناسب خیال کرے:

مگر شرط یہ ہے کہ اگر شوہر بعد میں کسی وجہ سے مذکورہ ادائیگی کرنے سے قاصر ہو تو، عدالت کیلئے قانوناً جائز ہوگا کہ وہ مذکورہ حکم معطل کرے یا اس میں ترمیم کرے یا تمام رقم یا اسکے کچھ حصے سے متعلق جو بایں طور پر واجب الادا ہو، وقتی طور پر اسے معطل کرے اور حتمی حکم کو کلی طور پر یا جزواً دوبارہ جاری کرے یا جیسا کہ عدالت مناسب خیال کرے۔

۳۸۔ عدالت بیوی یا اس کے امین کو نان ونفقہ ادا کرنے کی ہدایت کرے گی۔ عام مقدمات میں جن میں عدالت نان ونفقہ کی کوئی ڈگری یا حکم جاری کرے تو وہ نان ونفقہ بذات خود بیوی کو یا عدالت کی طرف سے منظور کردے اسکی طرف سے اسکے کسی امین کو اسے ادا کئے جانے کی ہدایت کرے گی، کوئی ایسی شرط یا حد نافذ کرسکے گی جو عدالت کو قرین مصلحت معلوم ہو، اور وقتاً فوقتاً نیا امین مقرر کرسکے گی اگر بایں طور کرنا عدالت کو قرین مصلحت معلوم ہو۔

۱۰۔ تصفیہ جات

۳۹۔ خاوند اور بچوں کے مفاد کے لیے بیوی کی جائیداد کا تصفیہ کرنے کا حکم دینے کا اختیار۔ عدالت جب بھی بیوی کی بدکاری سے انفساخ ازدواج یا عدالتی علیحدگی کی ڈگری کا اعلان کرے گی تو، اگر عدالت کو یہ معلوم ہو کہ مذکورہ بیوی کو کسی جائیداد کا حق ہے، تو عدالت خاوند کے یا ازدواج کے بچوں یا دونوں کے مفاد کیلئے اگر وہ مناسب خیال کرے، مذکورہ جائیداد یا اسکے کسی حصے کے متعلق ایسا تصفیہ کیا جانے کا حکم دے سکے گی جیسا کہ وہ مناسب خیال کرے۔

انفساخ ازدواج یا عدالتی علیحدگی کی ڈگری کے اعلان کے وقت یا اس کے بعد عدالت کے کسی حکم کے بموجب تعمیل کردہ کوئی دستاویز اسکی تعمیل کے وقت حالت زوجیت کے امتناع کی موجودگی کے باوجود جائز متصور ہوگی۔

تصفیہ معاوضہ۔ عدالت یہ ہدایت دے گی کہ دفعہ ۳۴ کے تحت بازیاب ہونے والے کل معاوضہ یا اس کے کچھ حصے کا تصفیہ ازدواج کے بچوں کے مفاد کیلئے، یا بیوی کے نان ونفقہ کیلئے انتظام کے طور پر کیا جائے گا۔

۴۰۔ قبل از ازدواج وبعد از ازدواج کے بقیہ جات میں تحقیقات۔

[1]☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

[2][عدالت، انفساخ ازدواج کیلئے قطعی ڈگری یا منسوخی ازدواج کی ڈگری کے بعد] قبل ازدواج اور بعد ازدواج تصفیہ جات کی موجودگی کی پڑتال کر سکے گی جن کی شادی ڈگری کا موضوع ہو، اور تصفیہ شدہ کل جائیداد یا اسکے کچھ حصہ کی درخواست کے حوالے سے، خواہ شوہر کے یا بیوی کے یا ازدواج کے بچوں (اگر کوئی ہوں) کے یا بچوں اور والدین دونوں کے مفاد کیلئے ایسے احکام جاری کر سکے گی، جو عدالت کو مناسب معلوم ہوں:

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت بچوں کے نقصان کے بدلے والدین یا ان میں سے کسی ایک کے لیے مفاد کیلئے کوئی حکم وضع نہیں کرے گی۔

۱۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۸ (الف) کی رو سے حذف کیا گیا۔

۲۔ بحوالہ عین ماقبل کی دفعہ ۱۸ (ب) کی رو سے "کر سکے گی" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۱۱۔ بچوں کی تحویل

۴۱۔ علیحدگی کے مقدمے میں بچوں کی تحویل سے متعلق احکام وضع کرنے کا اختیار۔ عدالتی علیحدگی حاصل کرنے کے لئے کسی مقدمہ میں عدالت وقتاً فوقتاً، نابالغ بچوں کی تحویل، نان ونفقہ اور تعلیم کی بابت جن کے والدین کی شادی مقدمے کا موضوع ہو، اسکی ڈگری جاری کرنے سے قبل ایسے عارضی احکام جاری کرسکے گی اور ڈگری میں ایسے احکام وضع کرسکے گی جیسا کہ وہ مناسب متصور کرے اور اگر وہ موزوں خیال کرے، مذکورہ بچوں کو مذکورہ عدالت کے تحفظ کے زیر اثر رکھنے کیلئے کارروائی کرنے کی ہدایت کرسکے گی۔

۴۲۔ ڈگری کے بعد مذکورہ احکام وضع کرنے کا اختیار۔ عدالت، عدالتی علیحدگی کی ڈگری کے بعد اس غرض کیلئے (پٹیشن کے ذریعہ) درخواست پر وقتاً فوقتاً، نابالغ بچوں کی تحویل، نان ونفقہ اور تعلیم کی بابت جن کے والدین کی شادی مقدمے کا موضوع ہو یا مذکورہ بچوں کو مذکورہ عدالت کی تحویل میں رکھنے کیلئے، مذکورہ تمام احکام اور حکم جاری کرسکے گی جیسا کہ مذکورہ ڈگری یا مذکورہ عارضی احکام کے ذریعے دیئے گئے ہوں اگر مذکورہ ڈگری حاصل کرنے کیلئے کارروائی تا حال ملتوی ہو۔

[1][۴۳۔ **انفساخ یا منسوخی ازدواج کے مقدمات میں بچوں کی تحویل سے متعلق احکام وضع کرنے کا اختیار۔** انفساخ ازدواج یا منسوخی ازدواج کی ڈگری حاصل کرنے کے کسی مقدمہ میں عدالت وقتاً فوقتاً اپنی ڈگری جاری کرنے سے قبل ایسے عبوری احکام وضع کرسکے گی اور ڈگری میں ایسے احکام وضع کرسکے گی، جیسا کہ وہ نابالغ بچوں کی تحویل، نان ونفقہ اور تعلیم کی بابت مناسب متصور کرسکے جسکے والدین کی شادی مقدمہ کا موضوع ہو؛ اگر وہ مناسب سمجھے، تو مذکورہ بچوں کو مذکورہ عدالت کے تحفظ میں دیئے جانے کیلئے کارروائی کی ہدایت کرسکے گی۔]

۴۴۔ ڈگری کے بعد ایسے احکام وضع کرنے کا اختیار۔ [1][عدالت، انفساخ ازدواج کیلئے ڈگری یا کالعدم ازدواج کی ڈگری کے بعد، اس غرض کیلئے پٹیشن کے ذریعے درخواست پر، وقتاً فوقتاً نابالغ بچوں کی تحویل، نان ونفقہ اور تعلیم کی بابت، جن کے والدین کی شادی، ڈگری کا موضوع ہو، یا مذکورہ بچوں کو مذکورہ عدالت کے تحفظ میں دیئے جانے کیلئے جیسا کہ مذکورہ ڈگری یا مذکورہ عبوری احکام کی رو سے وضع کئے گئے ہوں، جیسا کہ متذکرہ بالا ہوں۔]

۱۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعات ۱۹، ۲۰ کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

۱۲۔ ضابطہ کار

۴۵۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی کا اطلاق ہوگا۔ اس میں موجود احکام کے تابع اس ایکٹ کے تحت فریق اور فریق کے مابین تمام کارروائی[1] مجموعہ ضابطہ دیوانی کی رو سے منضبط ہوگی۔

۴۶۔ درخواستوں و بیانات کے فارم۔ ایسی تبدیلیوں کے ساتھ جیسا کہ ہر مقدمہ کے حالات مطلوب ہوں اس ایکٹ کی جدول میں دیئے گئے فارم مذکورہ جدول میں مذکورہ علیٰ الترتیب اغراض کیلئے استعمال ہوسکیں گے۔

۴۷۔ درخواست پر ٹکٹ۔عدم سازش کے بیان کی درخواست۔ اس ایکٹ کے تحت انفساخ ازدواج یا کالعدم ازدواج یا عدالتی علیحدگی[2]☆ ☆ ☆ کیلئے ہر درخواست میں[3]☆ ☆ ☆ یہ بیان ہو گا کہ درخواست گزار اور ازدواج کے دیگر فریق کے مابین کوئی سازش یا چشم پوشی نہیں ہے۔

بیانات کی توثیق کیا جانا۔ اس ایکٹ کے تحت ہر درخواست میں موجود درخواست گزار کی طرف سے قانون کی رو سے مطلوب طریقہ میں توثیق کی جائے گی یا کسی دیگر مجاز شخص کی طرف سے عرضی دعویٰ کی تصدیق کی جائے گی اور سماعت کے وقت شہادت کے طور پر مصرحہ ہوں گی۔

۴۸۔ فاتر العقلوں کی طرف سے مقدمات۔ جب خاوند یا بیوی فاتر العقل یا پیدائشی طور پر مخبوط الحواس ہوں تو اس ایکٹ کے تحت کوئی مقدمہ (اعادہ حقوق زوجیت مقدمہ کے علاوہ) اسکی طرف سے کمیٹی یا اسکی تحویل کا استحقاق رکھنے والے کسی دیگر شخص کی طرف سے دائر کیا جائے گا۔

۴۹۔ نابالغوں کی طرف سے مقدمہ۔ اگر درخواست گزار نابالغ ہو، تو وہ اپنے رفیق قریب ترین کے ذریعے نالش کرے گا کرے گی جسے عدالت کی طرف سے منظور کیا جائے گا؛ اور اس ایکٹ کے تحت کسی نابالغ کی طرف سے کوئی درخواست دائر نہیں کی جائے گی تاوقتیکہ رفیق قریب ترین نے تحریری طور پر خرچہ کی ذمہ داری لی ہو۔

مذکورہ ذمہ داری[3]☆ ☆ ☆ عدالت میں درج کی جائے گی، اور اس پر رفیق قریب ترین اسی طریق سے اور اسی حد تک ذمہ دار ہوگا جیسے کہ وہ کسی عام مقدمہ میں مستغیث ہو۔

۱۔ اب دیکھئے مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء (نمبر ۵ بابت ۱۹۰۸ء)۔

۲۔ الفاظ ''یا'' عدالتی علیحدگی کی تنسیخ، یا اعادہ حقوق زوجیت کے لئے، یا معاوضے کیلئے، پر پانچ روپے کی ٹکٹ ہوگی، اور الفاظ ''اس دفعہ میں مذکورہ اوّل، دوم اور سوم مقدمات میں'' کو عدالتی فیس ایکٹ، ۱۸۷۰ء (نمبر ۷ بابت ۱۸۷۰ء) کی رو سے منسوخ کر دیا گیا ہے۔ عدالتی فیس کیلئے اب دیکھئے مذکورہ ایکٹ کے جدول دوم کی دفعہ ۷۔

۳۔ الفاظ ''پر آٹھ آنے کی ٹکٹ ہوگی اور'' عدالتی فیس ایکٹ، ۱۸۷۰ء (نمبر ۷ بابت ۱۸۷۰ء) کی رو سے منسوخ کر دیا گیا، عدالتی فیس کیلئے اب دیکھئے مذکورہ ایکٹ کی جدول دوم کی دفعہ ۷۔

۵۰۔ درخواست کی تعمیل۔ اس ایکٹ کے تحت ہر درخواست کی تعمیل[1] [پاکستان] کے اندرون یا بیرون، ایسے طریقے سے جیسا کہ عدالت عالیہ وقتاً فوقتاً عام یا خاص حکم کے ذریعے صادر کرے، بذریعہ ہذا متاثر ہونے والے فریق پر کرائی جائے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت مذکورہ تعمیل کو مستثنیٰ کر سکے گی اس صورت میں کہ اگر بایں طور کرنا ضروری یا قرین مصلحت ہو۔

۵۱۔ شہادت لینے کا طریقہ۔ عدالت کے سامنے تمام کارروائی میں گواہان جہاں ان کی حاضری ہو سکتی ہو، کی زبانی طور پر جرح ہوگی اور کوئی فریق خود کو گواہ کے طور پر پیش کر سکے گا، کر سکے گی اور کسی دوسرے گواہ کی طرح اس کی جرح کی جائے گی، اور اس پر سوالات جرح ہو سکے گی اور اس کی مکرر سوالات پر جرح کی جا سکے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ فریقین کو حلف نامہ کے ذریعہ کلی طور یا جزوی طور پر اعلی الترتیب اپنے مقدمات کی توثیق کرنے کی آزادی ہوگی، لیکن مذکورہ ہر حلف نامہ میں حلفی گواہ کی حد تک، مخالف فریق کی درخواست پر یا عدالت کی ہدایت پر، مخالف فریق کی جانب سے یا اس کے حوالے سے زبانی جرح کئے جانے کے تابع ہوگا، اور مذکورہ سوالات جرح کے بعد مذکورہ بالا طور پر اس فریق کی طرف سے یا اس کے حوالے سے، جسکی طرف سے مذکورہ حلف نامہ داخل کیا گیا ہو مکرر سوالات پر جرح کی جائے گی۔

۵۲۔ ظالمانہ رویہ یا چھوڑ جانے کی بابت شوہر اور بیوی کا شہادت دینے کے لیے اہلیت۔ بیوی کی طرف سے پیش کی گئی کسی درخواست پر جس میں اس نے التجاء کی ہو کہ اسکے خاوند کے ظالمانہ رویئے کے ساتھ ساتھ بدکاری کے یا بدکاری کے ساتھ ساتھ بغیر کسی معقول وجہ کے چھوڑ جانے کی بناء پر اسکی شادی منسوخ کردی جائے شوہر اور بیوی علی الترتیب مذکورہ ظالمانہ رویئے یا چھوڑ جانے کہ یا اس سے متعلق شہادت دینے کے مجاز قابل جبر گواہ مستوجب ہوں گے۔

۵۳۔ بند کمرہ سماعت کا اختیار۔ اس ایکٹ کے تحت کسی کارروائی کا تمام یا اس کا کچھ حصہ اگر عدالت مناسب سمجھے اسکی سماعت بند کمرے میں ہوگی۔

۱۔ مرکزی قوانین (قانون موضوعہ) آرڈیننس، ۱۹۶۰ء (نمبر ۲۱ مجریہ ۱۹۶۰ء) کی دفعہ ۳ اور جدول دوم (نفاذ پذیر ۱۴ر اکتوبر، ۱۹۵۵ء) کی رو سے ''صوبہ جات و روفاقی دارالحکومت'' کی بجائے تبدیل کیا گیا۔ جو قوانین تطبیق، ۱۹۴۹ء کے آرٹیکل ۳ (۲) اور ۴ کی رو سے ''برطانوی ہند'' کی بجائے تبدیل کیا گیا تھا۔

۵۴۔ سماعت ملتوی کرنے کا اختیار۔ عدالت اس ایکٹ کے تحت کسی درخواست کی سماعت کو وقتاً فوقتاً ملتوی کر سکے گی اور اس پر مزید شہادت طلب کر سکے گی اگر وہ بایں طور کرنا مناسب سمجھے۔

۵۵۔ احکام اور ڈگریوں کا نفاذ اور ان کے خلاف اپیلیں۔ اس ایکٹ کے تحت کسی مقدمہ یا کارروائی میں عدالت کی طرف سے جاری کردہ تمام ڈگریاں اور احکام نافذ کئے جائیں گے اور اسی طریقے سے ان کے خلاف[1] اپیل ہو سکے گی جس پر عدالت کی طرف سے اسکے ابتدائی دیوانی اختیار کو استعمال کرتے ہوئے جاری کردہ ڈگریاں اور احکام نافذ کئے گئے ہوں اور ان کے خلاف فی الوقت نافذ العمل کسی قوانین قواعد اور احکام کے تحت اپیل ہو سکے گی:

☆[2] ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اخراجات کی بابت کوئی اپیل نہیں ہوگی۔ مگر شرط[2]☆ یہ ہے کہ صرف خرچہ کے موضوع سے متعلق اپیل نہیں کی جا سکے گی۔

۵۶۔ [عدالت عظمیٰ کو اپیل۔] طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۲۲ کی رو سے حذف کیا گیا۔

۱۔ یادداشت اپیل کی عدالتی فیس کیلئے دیکھئے اب عدالتی فیس ایکٹ، ۱۸۷۰ء (نمبر ۷ بابت ۱۸۷۰ء) کی جدول دوم کا آرٹیکل ۷۔

۲۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۲۱ کی رو سے فقرہ شرطیہ اور لفظ ''بھی'' حذف کیا گیا۔

۱۴۔ دوبارہ شادی

[1][۵۷۔ **دوبارہ شادی کرنے کے لئے فریقین کو آزادی۔** کسی ازدواج کا انفساخ کے لیے کسی ڈگری کے اجراء کے چھ ماہ کے اختتام کے بعد، یا جہاں ایسی ڈگری کے خلاف کوئی اپیل دائر کی گئی ہو، یا اگر مذکورہ اپیل رد کر دی گئی ہو، یا اگر کسی مذکورہ اپیل کے نتیجے کے طور پر کوئی ازدواج منسوخ قرار دے دی گئی ہو، لیکن جلد ہی فریقین شادی کا دوبارہ شادی کرنا قانوناً جائز نہیں ہوگا، گویا کہ پہلی شادی موت کی وجہ سے منسوخ ہوئی ہو]۔

۵۸۔ **انگریز پادری کو ان اشخاص کی دوبارہ شادی کرانے پر مجبور نہیں کیا جائے گا جن کو بدکاری کی وجہ سے طلاق ملی ہو۔** کلیائے انگلستان[2]☆ ☆ کے مقدس احکام[3]☆ کے تحت کسی پادری کو کسی شخص کی شادی کروانے پر مجبور نہیں کیا جائے گا جن کی شادی کا انفساخ اسکے / اسکی بدکاری کی وجہ سے ہوا ہو وہ کسی مذکورہ شخص کی شادی کروانے یا شادی کرانے سے انکار کرنے کیلئے کسی مقدمہ، جرمانہ یا سزا کا مستوجب ہوگا۔

۵۹۔ **انگریز پادری ادائیگی رسم اور اپنے گرجے کو استعمال کرنے سے انکار کر سکے گا۔** اگر کسی گرجے یا مذکورہ گرجے[1]☆ کی عبادت گاہ کا کوئی پادری کسی اشخاص کے درمیان رسم شادی ادا کرنے سے انکار کر دے اسکے باوجود کہ مذکورہ انکار کو اس گرجے یا عبادت گاہ، میں وہی رسم ادا کرنے کا استحقاق ہو، تو مذکورہ پادری مذکورہ گرجے کے مقدس احکام کے تحت تعلقے کے اندر جہاں مذکورہ گرجا یا عبادت گاہ واقع ہو پادری کے فرائض انجام دینے کا استحقاق رکھنے والے کسی دیگر پادری کو مذکورہ گرجے یا عبادت گاہ میں مذکورہ رسم شادی ادا کرنے کی اجازت دے سکے گا۔

۱۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۲۲ کی رو سے حذف کیا گیا۔

۲۔ لفظ ''متحدہ'' تنسیخی ایکٹ، ۱۸۷۳ء (نمبر ۱۲ بابت ۱۸۷۳ء) کی رو سے منسوخ کیا گیا۔

۳۔ بحوالہ عین ماقبل الفاظ ''اور آئرلینڈ'' کی بجائے منسوخ کیا گیا۔

۱۴۔ متفرقات

۶۰۔ منسوخی سے قبل بیوی سے معاملہ طے کرنے والے اشخاص کے تحفظ کے لیے عدالتی علیحدگی کی ڈگری احکام تحفظ جائز رہیں گے۔ اس ایکٹ کے تحت عدالتی علیحدگی کیلئے ہر ڈگری اور بیوی کی طرف سے حاصل کی جانے والی کسی کی جائیداد کے تحفظ کے لئے حکم، تاوقتیکہ منسوخ یا معطل کر دیا جائے گیا ہو، جہاں تک ضروری ہو بیوی کے معاملے طے کرنے والے کسی شخص کے تحفظ کیلئے جائز متصور ہوگا۔

مذکورہ ڈگری یا حکم کی کوئی منسوخی، معطلی یا ترمیم کسی حقوق یا چارہ جوئیوں کو متاثر نہیں کر سکے گی جن کا کوئی شخص بصورت دیگر مذکورہ ڈگری یا حکم اور اسکی منسوخی اور معطلی یا ترمیم کی تاریخوں کے درمیان کئے گئے بیوی کے کسی معاہدوں یا افعال کی بابت حامل ہوتا۔

ڈگری کی منسوخی یا حکم تحفظ کے بلا نوٹس بیوی کو ادائیگی کرنے والے اشخاص کو استثناء۔ تمام اشخاص جو مذکورہ ڈگری یا حکم کے انحصار پر بیوی کو رقم ادا کریں، یا بیوی کی طرف سے کی جانے والی کسی منتقلی یا اسکی طرف سے کئے جانے والے کسی فعل کی اجازت دیں جس نے وہی ڈگری یا حکم حاصل کیا ہو، تو اسکے باوجود کہ مذکورہ ڈگری یا حکم تب منسوخ، معطل یا ترمیم کر دیا گیا ہو یا بیوی کی خاوند سے علیحدگی ختم ہو گئی ہو، یا ڈگری یا حکم کے اجراء کے کسی بھی وقت سے موقوف ہو گئی ہو، مذکورہ ڈگری یا حکم جائز ہے اور بغیر کسی ترمیم کے موجود ہے، اور علیحدگی ختم یا موقوف نہ ہوئی ہو۔

تاوقتیکہ، ادائیگی، منتقلی یا دیگر فعل کے وقت، مذکورہ شخص کو علیحدگی کے اختتام یا رک جانے کے بارے میں ڈگری یا حکم کی منسوخ، معطلی یا ترمیم کا نوٹس نہ ملا ہو۔

۶۱۔ زناء کے مقدمے پر پابندی۔ ایکٹ کے نافذ العمل ہونے کے بعد کوئی شخص جو دفعات ۲ اور ۱۰ کے تحت پٹیشن دائر کرنے کا مجاز ہو اپنی بیوی کے خلاف زناء کا مقدمہ دائر نہیں کرے گا۔

۶۲۔ قواعد وضع کرنے کا اختیار۔ عدالت عالیہ اس ایکٹ کے تحت ایسے قواعد وضع کرے گی جیسا کہ وہ وقتاً فوقتاً قرین مصلحت سمجھے اور وقتاً فوقتاً ان میں تبدیلی یا اضافہ کر سکے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ مذکورہ قواعد، تبدیلی، اور اضافے اس ایکٹ اور[1] مجموعہ ضابطہ دیوانی کے احکام مطابق کی مطابقت میں ہوں گے۔

مذکورہ تمام قواعد، ترمیمات اور اضافے[2] [سرکاری جریدہ] میں شائع ہوں گے۔

۱۔ دیکھئے مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء (ایکٹ ۵ بابت ۱۹۰۸ء)۔

۲۔ فرمان تطبیق، ۱۹۲۷ء کی رو سے "مقامی سرکاری جریدہ" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

فارموں کی جدول

نمبرا۔ بدکاری کے بموجب شوہر کی جانب سے شریک مدعا علیہ کے خلاف ہرجانہ کے ساتھ انفساخ ازدوج کیلئے درخواست ۔

(دیکھئے دفعات ۱۰اور ۳۴)

[1]☆بعدالت

☆[2] ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بروز ــــ مورخہ ۱۸۶ ۔

الف ـ ب، کی درخواست برائے

جناب عالی!،

۱۔ کہ آپ کا درخواست گزار بروز ــــــ، سن ایک ہزار آٹھ سو اور ــــــــ، کے قانونی طور پر ج ب سے[3] بمقام پر شادی کی تب ج د۔ کنواری تھی،

۲۔ کہ اپنی مذکورہ شادی سے آپکا درخواست گزار اپنی مذکورہ بیوی کے ساتھ ــــــ بمقام ــــــــ اور بمقام ــــــــ میں ــــــــ، اور آخری بار بمقام ــــــ میں بطور میاں بیوی اکھٹے رہے، اور کہ آپ کے درخواست گزار کے اسکی مذکورہ بیوی سے مذکورہ شادی سے پانچ بچے ہوئے، جن میں سے صرف دو زندہ ہیں، جنکی عمریں بالترتیب بارہ اور چودہ سال ہیں۔

---

۱ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۴۲ کی رو سے لفظ ''(عالیہ)'' کو حذف کیا گیا ۔

۲۔ بحوالہ ماقبل کی رو سے الفاظ ''جناب عزت مآب جسٹس [یا کے جج کو۔]'' حذف کئے گئے ۔

۳۔ اگر شادی کا انعقاد پاکستان سے باہر ہوا ہو تو بدکاری کا ارتکاب پاکستان میں ہونا لازماً ثابت کرنا پڑے گا ۔

۳۔ کہ بروز سن ۔۔۔۔۔ایک ہزار آٹھ سو اور ۔۔۔۔کی تاریخ کے فوراً بعد تین سالوں کے دوران خ ذ کچھ مشتنات کے ساتھ، آپ کے درخواست گزار کے مکان میں مذکورہ بالا مقام پر سکونت پذیر رہا ہے اور کہ مذکورہ مدت کے دوران مختلف مواقعوں پر جنکی تاریخیں آپ کے درخواست گزار کے علم میں نہیں ہیں، مذکورہ ج۔ب۔ نے آپ کے درخواست گزار کے گھر میں مذکورہ خ ذ کے ساتھ بدکاری کی ہے۔

۴۔ کہ میرے اور میری مذکورہ شادی کا انفساخ حاصل کرنے کی غرض کیلئے یا کسی دیگر غرض کیلئے کوئی سازش یا فریب موجود نہیں۔

چنانچہ، آپکا درخواست گزار، فریادی ہے کہ یہ[1] ☆ عدالت مذکورہ شادی کے انفساخ کی ڈگری جاری کرے، اور یہ کہ مذکورہ ایک کے درخواست گزار کی مذکورہ بیوی کے ساتھ بدکاری کا مرتکب ہونے کے بموجب مبلغ پانچ ہزار روپے بطور ہرجانہ ادا کرے، مذکورہ ہرجانہ آپ کے درخواست گزار کو ادا کیا جائے؛ یا بصورت دیگر ادا یا استعمال کیا جائے جیسا کہ یہ[1] ☆ عدالت مناسب سمجھے۔

دستخط

سم[2] الف۔ب۔

۱۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر۱۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۲۴ کی رو سے لفظ ''(عزت مآب)'' کو حذف کر دیا گیا۔

۲۔ درخواست پر درخواست گزار کی جانب سے لازماً دستخط ہونے چاہیے۔

تصدیق کا فارم

میں، الف ب، مذکورہ بالا درخواست میں درخواست گزار کا نام، اقرار کرتا ہوں کہ جو کچھ اس میں بیان کیا گیا ہے میری معلومات اور یقین کے مطابق درست ہے۔

نمبر۲۔ نمبرا کے جواب میں مدعا علیہ کا بیان

بعدالت ---بروز----

الف۔ب۔، درخواست گزار،

ج۔ب۔، مدعا علیہ اور

خ۔ذ۔، شریک مدعا علیہ کے مابین

ج۔ب۔،مدعا علیہ، د۔ہ۔، اسکے مختار [یا وکیل] کے ذریعے، الف۔ب۔، کی درخواست کے جواب میں کہتی ہے کہ اس نے متعدد یا کسی بھی موقع پر خ۔ذ۔، کے ساتھ بدکاری کا ارتکاب نہیں کیا ہے، جیسا کہ مذکورہ درخواست کے پیراتین میں مبینہ ہے۔

چنانچہ مدعا علیہ ملتجی ہے کہ یہ[1] ☆ عدالت مذکورہ درخواست کو مسترد کر دے۔

(دستخط)

ج۔ب

۱۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء، (نمبر ۲۴ ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۲۴ کی رو سے لفظ ’’(عزت مآب)‘‘ کو حذف کیا گیا۔

نمبر۳۔ نمبر۱ کے جواب میں شریک مدعا علیہ کا جواب

بعدالت ☆[1]

بروز۔۔۔۔۔۔مورخہ

الف۔ب۔، درخواست گزار

ج۔ب۔، مدعا علیہ،اور

خ۔ذ۔، شریک مدعا علیہ کے مابین

ج۔ذ۔، شریک مدعا علیہ، اسکے بموجب دائر کردہ درخواست کے جواب میں کہتا ہے کہ وہ انکاری ہے کہ اس نے مذکورہ ج۔ب۔، کے ساتھ بدکاری کی ہے جیسا کہ مذکورہ درخواست میں مبینہ ہے۔

چنانچہ مذکورہ خ۔ذ۔، ملتجی ہے کہ یہ[2] عدالت مذکورہ درخواست گزار کی فریاد کو رد کر دے اور اسے مذکورہ درخواست کے اخراجات ادا کرنے کا حکم دے۔

(دستخط)

خ۔ذ

۱۔ دیکھئے زیر حاشیہ۲، صفحہ۲۷۷، ذیل میں۔

۱۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ۲۴ کی رو سے لفظ ''(عزت مآب)'' کو حذف کیا گیا۔

نمبر۴۔ انفساخ ازدواج کی ڈگری کیلئے درخواست

(دیکھئے دفعہ ۱۸)

[1]☆بعدالت

[2]☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بروز ــــــــ مورخہ ۱۸۶ء

الف ـ ب ـ، کی درخواست، غلطی سے الف ـ د ـ، کے نام سے موسوم ہوئی ـ،

جناب عالی!،

۱ـ کہ بروز ـــــ، ایک ہزار آٹھ سو اور ــــــــ کو آپ کی درخواست گزار، جو اس وقت کنواری، اٹھارہ سال کی عمر کی تھی، کی شادی فی الحقیقت، اگرچہ قانوناً نہیں، ج ـ د ـ، جو اسوقت تقریباً تمیں سال کی عمر کا کنوارا تھا سے، [3][پاکستان][کے کسی کی مقام پر ہوئی]] ـ

۲ـ کہ، ایک ہزار آٹھ سو اور ـــ، کے مذکورہ یوم ــــ سے، ایک ہزار آٹھ سو اور ـــــ، تک آپ کی درخواست گزار متعدد مقامات پر اور بالخصوص مذکورہ مقام ــــــــ پر ج ـ د ـ، کے ساتھ رہی اور وہ بطور میاں بیوی اکھٹے رہے ـ

۳ـ کہ مذکورہ ج ـ د ـ، نے مذکورہ ظاہری شادی میں وظیفہ زوجیت جنسی مباشرت کبھی ادا نہیں کیا ہے ـ

۴ـ کہ آپ کے درخواست گزار کی مذکورہ ظاہری شادی کی رسم کی ادائیگی کے وقت، مذکورہ ج ـ د ـ، اسکی نامردی یا خلقت ناقص کے بموجب قانونی طور پر وظیفہ زوجیت ادا کرنے کا نا قابل تھا ـ

۵ـ کہ اس مقدمہ کے موضوع کی بابت اسکے اور مذکورہ ج ـ د کے مابین کوئی سازش یا فریب موجود نہیں ہے،

چنانچہ آپ کی درخواست ملتجی ہے کہ [4]یہ عدالت قرار دے کہ مذکورہ شادی کالعدم اور باطل ہے ـ

دستخط الف ـ ب

۱ـ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۱۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۲۴ کی رو سے لفظ "(عالیہ)" کو حذف کیا گیا ـ

۲ـ بحوالہ عین ماقبل الفاظ "عزت مآب جناب جسٹس کو[یا جج کو] حذف کیے گئے ـ

۳ـ مرکزی قوانین (قوانین اصلاح) آرڈیننس، ۱۹۶۰ء (نمبر ۲۱ مجریہ ۱۹۶۰ء) کی دفعہ ۳ اور جدول دوم کی رو سے "ہند" کی بجائے تبدیل کیا (نفاذپذیر از ۱۴ اکتوبر، ۱۹۵۵ء) ـ

۴ـ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۱۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۲۴ کی رو سے لفظ "(عزت مآب)" کو حذف کیا گیا ـ

نمبر۵۔ بیوی کی طرف سے اسکی خاوند کی بدکاری کے بموجب عدالتی علیحدگی کیلئے درخواست۔

(دیکھئے دفعہ۲۲)

[1] ☆بعدالت

[2]☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بروز ــــــ مورخہ ۱۸۶ء

ج۔ب۔، کی درخواست بابت، الف۔ب۔، کی بیوی

جناب عالی!،

ایک ہزار آٹھ سو اور ـــــــــــ کے یوم آپ کی درخواست گزار کی جو اس وقت ج۔د۔، تھی اس کی بمقام ــــــــــ کے ــــــ گرجا میں الف۔ب۔، کے ساتھ قانونی طور پر شادی ہوئی۔

(۲) کہ اسکی مذکورہ شادی کے بعد۔آپ کی درخواست گزار نے مذکورہ الف۔ب۔، سے بمقام ــــــ اور بمقام ــــــ پر بطور میاں بیوی اکھٹے رہے اور کہ آپ کی درخواست گزار اور اسکے مذکورہ خاوند کی مذکورہ شادی سے تین بچے ہوئے جن کی عمریں [3] وغیرہ۔، وغیرہ ہیں۔

۱۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ۴ کی رو سے لفظ ''(عدالت)'' کو حذف کیا گیا۔

۲۔ بحوالہ عین ماقبل الفاظ ''عزت مآب جناب جسٹس کو[یا جج کو] حذف کیے گئے۔

۳۔ بچوں کی متعلقہ عمریں بیان کریں۔

۳۔ کہ اگست، ستمبر اور اکتوبر سن ایک ہزار آٹھ سو اور ساٹھ ۔۔۔۔۔ کے مہینوں میں مختلف مواقعوں پر، مذکورہ الف ۔ب ۔، نے مذکورہ بالا مقام پر ہ ۔و ۔، کے ساتھ بدکاری کا ارتکاب کیا، جو کہ اس وقت مذکورہ الف ۔ب ۔، اور آپ کی درخواست گزار کی مذکورہ بالا گھر میں خادمہ کے طور پر رہ رہی تھی۔

۴۔ کہ اکتوبر، نومبر اور دسمبر، ایک ہزار آٹھ سو ساٹھ کے مہینوں میں مختلف مواقعوں پر، مذکورہ الف ۔ب ۔، نے مذکورہ بالا مقام ۔۔۔ پر، ز ۔ج ۔، کے ساتھ بدکاری کا ارتکاب کیا ہے جو کہ اس وقت مذکورہ الف ۔ب ۔، اور آپ کی درخواست گزار کی مذکورہ بالا گھر میں خادمہ کے طور پر رہ رہی تھی۔

۵۔ کہ اس موجودہ مقدمہ کے موضوع کی بابت آپ کی درخواست گزار اور مذکورہ الف ب کے درمیان کوئی سازش یا فریب موجود نہیں ہے۔

چنانچہ آپ کی درخواست گزار ملتجی ہے کہ[۱] ☆ عدالت آپ کی درخواست گزار کو اسکے خاوند کے مذکورہ بالا بدکاری کے بموجب عدالتی علیحدگی کی ڈگری جاری کرے۔

(دستخط)

ج ۔ب[۲]

۱۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء، (نمبر ۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۲۴ کی رو سے لفظ "(عزت مآب)" کو حذف کیا گیا۔

۲۔ درخواست پر درخواست گزار کے دستخط ہونے چاہیے

نمبر ۵ کے جواب میں بیان

[1] ☆بعدالت

ب بنام ب

بروز   مورخہ

مدعا علیہ، الف ۔ب ۔، اپنے مختار [یا وکیل] کے ذریعے کہتا ہے،------

۱۔ کہ وہ انکاری ہے کہ اس نے ہ ۔و ۔، کے ساتھ بدکاری کا ارتکاب کیا۔ جیسا کہ درخواست کے پیرا سوم میں مبینہ ہے۔

۲۔ کہ درخواست گزار ہ،و ۔، کے ساتھ بدکاری (اگر کوئی ہو) کو درگزر کر دے ۔

۳۔ کہ وہ انکاری ہے کہ اس نے ز ۔ح ۔، کے ساتھ بدکاری کا ارتکاب کیا۔ جیسا کہ درخواست کے پیرا چہارم میں درج ہے۔

۴۔ کہ درخواست گزار، ز ۔ح ۔، کے ساتھ بدکاری (اگر کوئی ہو) کو درگزر کر دے ۔

چنانچہ مدعا علیہ ملتجی ہے کہ یہ [2] ☆عدالت مذکورہ درخواست کی استدعا کو رد کر دے ۔

(دستخط) ج ۔ب

۱۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۲۴ کی رو سے لفظ ''(عدالت)'' کو حذف کیا گیا۔

۲۔ بحوالہ عین ماقبل کی دفعہ ۲۴ کی رو سے الفاظ ''(عزت مآب)'' کو حذف کیا گیا۔

نمبر ۷۔ نمبر ۶ کے جواب میں بیان

بعدالت☆[1]

ب بنام ب

بروز مورخہ

درخواست گزار، ج۔ب۔، بذریعہ اپنے مختار [یا وکیل]، کہتی ہے، ۔

۱۔ کہ وہ انکاری ہے کہ اس نے مدعا علیہ کی ہ۔و۔، کے ساتھ بدکاری سے اغماض برتا ہے ۔، جیسا کہ جواب میں بیان کے پیرا دوم میں مبینہ ہے۔

۲۔ کہ اگر اس نے مذکورہ بدکاری سے اغماض بھی برتا ہوتا تو وہی کچھ مدعا علیہ کے ز۔ح۔، کے ساتھ مابعد بدکاری کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے۔، جیسا کہ درخواست کے پیرا چہارم میں درج ہے۔

(دستخط) ج۔ب۔،

۱۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء، (نمبر ۳۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۲۴ کی رو سے لفظ ''(عالیہ)'' کو حذف کیا گیا۔

نمبر ۸۔ ظالم رویے کے بموجب عدالتی علیحدگی کیلئے درخواست

(دیکھئے دفعہ ۲۲)

[1] ☆بعدالت

☆[2] ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بروز۔۔۔۔۔۔مورخہ ۱۸۶ ء

الف۔ب کی درخواست (ج۔ب کی بیوی) بابت

جناب عالی!

۱۔ کہ بروز۔۔۔۔۔۔ایک ہزار آٹھ سو اور۔۔۔۔کو آپ کی درخواست گزار جو اس وقت الف۔د۔، کنواری تھی، کی قانوناً شادی بمقام۔۔۔۔۔پر ج۔ب۔، سے ہوئی تھی۔

۲۔ کہ مذکورہ شادی سے آپ کی درخواست دہندہ بروز۔۔۔۔۔مورخہ ایک ہزار آٹھ سو اور۔۔۔۔۔تک اپنے مذکورہ خاوند کے ساتھ رہی، جب کہ آپ کی درخواست گزار اپنے مذکورہ خاوند سے علیحدہ ہوئی، جو کہ ذیل میں بالخصوص مذکور ہے، اور یہ کہ آپ کی درخواست گزار اور اسکے مذکورہ خاوند کی مذکورہ شادی سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

۳۔ کہ درخواست گزار کی شادی سے اور اسکے فوراً بعد، مذکورہ ج۔ب۔، آپ کی درخواست گزار کے ساتھ سخت درشتی اور ظالمانہ رویے سے پیش آنے لگا، غیر مہذب اور توہین آمیز زبان اکثر اوقات استعمال کرنے لگا، اپنے مکوؤں کے ساتھ، چھڑی کے ساتھ اور کسی دیگر ہتھیار کے ساتھ اسے ذدوکوب کرنے لگا۔

۱۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۲۴ کی رو سے لفظ ''(عالیہ)'' کو حذف کیا گیا۔

۲۔ بحوالہ عین ماقبل الفاظ ''جناب عزت مآب جناب جسٹس [یا کے جج کو]'' حذف کیے گئے۔

۴۔ کہ سن ایک ہزار آٹھ سو اور ۔۔۔۔۔، کے مہینے میں یا کے قریب، مذکورہ ج ۔ب ۔، نے ایک شام، سڑک پر اور اس کے سامنے جس میں آپ کی درخواست گزار اور مذکورہ ۔ج ۔ب ۔، مذکورہ بمقام ۔۔۔۔ پر سکونت پذیر تھے آپ کی درخواست گزار کو مار کر گرانے کی کوشش کی، اور فقط و ۔د ۔، جو آپ کی درخواست گزار کا بھائی ہے کی مداخلت کی وجہ سے بایں طور کرنے سے باز رہا۔

۵۔ کہ بعد ازیں اسی شام مذکورہ ج ب، نے مذکورہ بالا مقام ۔۔۔۔۔۔ پر اسکے مذکورہ مکان میں آپ کی درخواست گزار کے منہ پر اپنے بھینچے ہوئے مکے کے ساتھ ایک زبردست گھونسا مارا۔

۶۔ کہ ایک جمعہ کی رات کو، ایک ہزار آٹھ سو اور کے ۔۔۔ مہینے میں، مذکورہ ج ۔ب نے، بغیر کسی اشتعال کے آپ کی درخواست گزار کو چاقو مارا جسکے ذریعے اسکے دائیں ہاتھ پر کاری زخم آیا۔

۷۔ کہ ایک ہزار آٹھ سو اور ۔۔۔۔۔، بروز ۔۔۔۔۔۔ دوپہر کے بعد آپ کی درخواست گزار، اپنے مذکورہ خاوند کی طرف سے ہونے والے مسلسل ظلم کے بموجب، معاونت کے ساتھ اسکے مذکورہ خاوند کے گھر سے نکل کر بمقام پر اپنے باپ کے گھر بمقام ۔۔۔۔ چلی گئی، کہ ایک ہزار آٹھ سو اور ۔۔۔۔۔۔، کے مذکورہ ۔۔۔۔۔، یوم سے اور اس کے بعد سے آپ کی درخواست گزار اپنے مذکورہ خاوند سے علیحدہ رہتی ہے اور کبھی بھی اسکے گھر واپس نہیں گئی اور نہ ہی اس سے ہمبستر ہوئی ہے۔

۸۔ کہ موجودہ مقدمہ کے موضوع کی بابت آپ کی درخواست گزار اور اسکے مذکورہ خاوند کے درمیان کوئی سازش یا اغماض نہیں ہے۔

چنانچہ آپ کی درخواست گزار ملتجی ہے کہ [1] ☆ عدالت آپ کی درخواست گزار اور مذکورہ ج ۔ب ۔، کے مابین عدالتی علیحدگی کی ڈگری جاری کرے، اور حکم دے کہ مذکورہ ج ۔ب ۔، اس کارروائی کا خرچہ اور ذمہ داری بھی ادا کرے۔

(دستخط) الف ۔ب

۱۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۲۴ کی رو سے لفظ "(عزت مآب)" کو حذف کیا گیا۔

<u>تصدیقی فارم:۔ دیکھئے نمبر۱</u>

نمبر۹۔ نمبر۸ کے جواب میں بیان

[1] ☆بعدالت

بروز۔۔۔۔۔۔مورخہ

مابین الف۔ب۔،درخواست گزار،اورج۔ب۔،مدعاعلیہ۔

ج۔ب۔،مدعاعلیہ،اس بموجب دائرکردہ درخواست کے جواب میں اپنے مختار[یا وکیل] کے ذریعے کہتا ہے کہ وہ مذکورہ الف۔ب۔،کے ساتھ ظالمانہ رویے کے ارتکاب سے انکاری ہے جیسا کہ پیرادوم میں مبینہ ہے۔

(دستخط)

ج۔ب۔،

۱۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ،۱۹۷۵ء(نمبر۴ بابت۱۹۷۶ء) کی دفعہ۲۴ کی رو سے لفظ"(عالیہ)" کو حذف کیا گیا۔

نمبر۱۰۔ علیحدگی کی ڈگری کی تنسیخ کے لئے درخواست

(دیکھئے دفعہ ۲۴)

[1] ☆بعدالت

[2]☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بروز ــــــــ، مورخہ ۱۸۶، ۱۸۶ء

ج۔ب۔، کی درخواست کی بابت

جناب عالی!،

۱۔ کہ مورخہ ـــــــ کو آپ کے درخواست گزار کی قانوناً شادی ہوئی۔

۲۔ کہ مورخہ ـــــــ بروز ـــــ کو اس [3] ☆عدالت نے، ڈگری حسب ذیل اثر کے لئے جاری کی، یعنی،۔۔

[یہاں ڈگری کا خاکہ دیں]

۳۔ کہ مذکورہ ڈگری آپ کے درخواست گزار کی عدم موجودگی میں حاصل کی گئی، جو اس وقت بمقام ـــــ پر رہائش پذیر تھا۔

[یہ ارادہ ظاہر کرنے کیلئے درخواست گزار کارروائی کے بارے میں نہیں جانتا تھا۔ اور مزید، برآں کہ اگر وہ جانتا ہوتا تو وہ مناسب صفائی پیش کرتا۔ حقائق بیان کریں۔]

یا

کہ آپ کے درخواست گزار کے پاس اپنی مذکورہ بیوی کو چھوڑ جانے کی معقول وجہ تھی، جس کے لئے اس کی مذکورہ بیوی نے۔

[یہاں درخواست گزار کی اسکی بیوی سے علیحدگی کو جائز قرار دینے والی کوئی قانونی وجہ لکھیں۔]

چنانچہ آپ کا درخواست گزار ملتجی ہے، کہ یہ [4] ☆عدالت مذکورہ ڈگری کو منسوخ کردے۔

(دستخط) الف۔ب

۱۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء، (نمبر۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۲۴ کی رو سے لفظ (''عزت مآب'') کو حذف کیا گیا۔

۲۔ بحوالہ عین ماقبل کی دفعہ ۲۴ کی رو سے لفظ ''(عالیہ)'' کو حذف کیا گیا۔

۳۔ بحوالہ عین ماقبل کی رو سے ''جناب عزت مآب جسٹس کو [جج کو]'' حذف کیا گیا۔

۴۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء، (نمبر۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۲۴ کی رو سے لفظ ''(عزت مآب)'' کو حذف کیا گیا۔

تصدیقی فارم:۔ دیکھئے نمبر۱

نمبر۱۱۔ حکم تحفظ کیلئے درخواست

(دیکھئے دفعہ ۲۷)

۱ ☆بعدالت

۲☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بروز ـــــــــ مورخہ ۱۸۶ ء

ج ـ ب ـ، کی درخواست کی بابت ـ

زوجہ الف ـ ب ـ

جناب عالی!،

کہ مورخہ ـــــ کو اسکی شادی قانوناً الف ـ ب ـ، سے بمقام میں ہوئی ـ

کہ وہ مذکورہ الف ـ ب ـ، کے ساتھ بمقام ـــ اور بمقام ـــــ پر کئی، سال کے لئے رہی اور حق زوجیت ادا کیا، اور اسکی مذکورہ شادی سے ـــ بچے، اولاد ہوئی، جواب ـــــ درخواست گزار کے ساتھ رہتے ہیں اور اسکی آمدنی پر کلیتاً انحصار کرتے ہیں۔

کہ ـــ کو یا اس کے لگ بھگ، مذکورہ الف ـ ب ـ، بغیر کسی معقول وجہ کے درخواست گزار کو چھوڑ کر چلا گیا، اور تب سے اس سے الگ وعلیحدہ رہا۔

کہ اسکے مذکورہ خاوند کے چھوڑ جانے کے وقت سے درخواست گزار اپنی محنت مزدوری [یا اسکی اپنی جائیداد پر، جیسی بھی صورت ہو] کر کے گزارہ کرتی ہے، اور بذریعہ ہذا اور بصورت دیگر کچھ جائیداد حاصل کی جو متحمل ہے [یہاں جائیداد کی عام حالت بیان کریں]

چنانچہ وہ ملتجی ہے کہ مذکورہ یوم ـــــ مورخہ ـــــ سے حاصل کردہ اس کی جائیداد اور آمدنی کے لیے مذکورہ الف ـ ب ـ، سے، اسکے تمام قرضہ داران اور اس کے دعویدار اشخاص سے تحفظ کا حکم دیا جائے ـ

(دستخط) ج ـ ب

۱۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۲۴ کی رو سے لفظ ’’(عالیہ)‘‘ کو حذف کیا گیا۔

۲۔ بحوالہ عین ماقبل الفاظ ’’عزت مآب جناب جسٹس کو [یا جج کو] حذف کیا گیا۔

نمبر۱۲۔ زیرالتواء مقدمہ میں نان ونفقہ کے لئے درخواست

(دیکھئے دفعہ ۳۶)

بعدالت ☆[1]

ب ۔بنام ب ۔

☆[2] ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بروز ۔۔۔۔۔۔مورخہ ۱۸۶ء،

ج ۔ب کی درخواست الف ۔ب ۔، کی قانونی بیوی

جناب عالی!

۱۔ کہ مذکورہ الف ۔ب کچھ سالوں سے بمقام،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کا کاروبار کرتا ہے اور مذکورہ کاروبار سے سالانہ ۴۰۰۰ تا ۵۰۰۰ روپے کل آمدنی حاصل کرتا ہے۔

۲۔ کہ مذکورہ الف ب مذکورہ بالا مقام پر اسکے مذکورہ گھر میں پلیٹ ،فرنیچر، لینن اور دیگر نوعیتوں کے سامان پر قابض ہے،جن کو آپ کی درخواست گزار نے اسکی بیوی ہونے کی حیثیت سے، حاصل کیا ہے یا اسکے ذریعے حاصل کردہ[3] رقم سے خریدا ہے ۱۰،۰۰۰ روپے ہے۔

۳۔ کہ مذکورہ، الف ۔ب ۔، اپنے والد کے وصیت نامے کے تحت، اس میں اپنی والدہ کے مفاد زندگی کے تابع، ۵۰۰۰ روپے کی مالیت کی جائیداد یا کسی دیگر قابل ذکر رقم کا استحقاق رکھتا ہے۔

چنانچہ آپ کا درخواست گزار ملتجی ہے کہ[4] ☆عدالت، مقدمہ کے دوران اتنی رقم یا رقوم کی نان ونفقہ کے طور پر ڈگری جاری کرے، جو[4] ☆عدالت کی نظر میں معقول ہو۔

(دستخط) ج ۔ب ۔،

۱۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۲۴ کی رو سے لفظ ’’(عالیہ)‘‘ کو حذف کیا گیا۔

۲۔ بحوالہ عین ماقبل الفاظ ’’عزت مآب جناب جسٹس [یا جج کو] حذف کئے گئے۔

۳۔ درخواست گزار کو اپنے خاوند کی آمدن جیسا ممکن ہو سکے درستگی کے ساتھ بیان کرے۔

۴۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۲۴ کی رو سے لفظ ’’(عزت مآب)‘‘ کو حذف کیا گیا۔

<u>تصدیق فارم: دیکھئے نمبر ۱</u>

نمبر ۱۳۔ نمبر ۱۲ کے جواب میں بیان

۱☆بعدالت

ب ۔ بنام ب ۔

الف ۔ ب ۔ ۔۔۔۔مذکورہ بالامدعا علیہ، جواب برائے درخواست نان ونفقہ، زیرالتوا مقدمہ ج ۔ ب ۔ کہتا ہے ۔۔

۱۔ مذکورہ درخواست کے پیرا اوّل کے جواب میں، میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے گذشتہ تین سالوں سے بمقام ۔۔۔۔۔ پر ۔۔۔۔۔ کاروبار کر رہا ہوں، اور یہ کہ، مذکورہ کاروبار سے، مجھے سالانہ ۹۰۰ روپے لیکن ۱۰۰۰ روپے سے کم خالص آمدنی حاصل ہوئی ۔

۲۔ مذکورہ درخواست کے پیرا دوم کے جواب میں، اقرار کرتا ہوں کہ میں متذکرہ مذکورہ بالا گھر بمقام ۔۔۔۔ پر پلیٹ، فرنیچر، لینن اور دیگر اشیاء اور ساز وسامان کا مالک ہوں، جس کی مالیت ۷،۰۰۰ روپے ہے، لیکن جیسا مجھے فی الواقع بڑی مالیت کا یقین نہیں ہے، اور میں اقرار کرتا ہوں کہ مذکورہ پلیٹ، فرنیچر اور دیگر اشیاء اور ساز وسامان کا ایک حصہ جس کی مالیت ۱۵،۰۰ روپے کی مالیت ہے ہماری شادی سے قبل میری مذکورہ بیوی کی ملکیت میں تھی، لیکن اس کا بقیہ حصہ میں نے اپنی رقم سے خریدا ہے ۔ اور میں اقرار کرتا ہوں کہ، بجز اس کے کہ قبل ازیں کچھ بیان کیا گیا ہو، میں نے پلیٹ اور دیگر ساز وسامان پر قبضہ نہیں کیا ہے جیسا کہ مذکورہ درخواست کے مذکورہ پیرا میں مبینہ ہے، اور یہ کہ نہ ہی میں نے مذکورہ کو حاصل کیا ہے جیسا کہ مذکورہ درخواست میں بھی متذکرہ ہے ۔

۳۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنے والد کی وصیت کے تحت، اس میں اپنی والدہ کے مفاد زندگی کے تابع، ۵۰۰۰ روپے کی مالیت جائیداد کا حقدار ہوں، میں اپنے مذکورہ والد کی وصیت کے تحت، اپنی ماں کے مرنے پر، ۷۰۰۰ روپے میراث کا حقدار ہوں گا، جس میں سے مجھے اپنے والد کے وصی کو ۲۰۰۰ روپے ادا کرنے ہیں، اس کی جائیداد پر میری جانب سے لیا گیا قرضہ، اس قرض پر میں ہر سال پانچ فی صد نرخ سے سود ادا کر رہا ہوں ۔

۱۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۴۲ کی رو سے لفظ "(عالیہ)" کو حذف کیا گیا ۔

۴۔ اور، مذکورہ درخواست کے مزید برآں جواب میں، میں اقرار کرتا ہوں کہ کسی بھی قسم کی میری کوئی آمدنی نہیں ہے ماسوائے میرے مذکورہ کاروبار سے حاصل کردہ آمدنی کہ، کہ مذکورہ آمدنی میں، جب سے میری بیوی نے مجھے چھوڑا، جو اس نے بروز ــــــ مورخہ ــــــ کو ایسا کیا، میں قابل غور کمی ہوئی، اور مذکورہ کمی میں مسلسل جاری رکھنے کا احتمال ہے۔ اور میں اقرار کرتا ہوں کہ میری مذکورہ آمدنی میں سے، میں نے ۱۰۰ روپے کی سالانہ رقم مذکورہ سود کے لیے جیسا کہ مذکورہ بالا ہے اپنے مرحوم باپ کے وصی کو ادا کرنے ہیں اور اپنے آپ اور اپنے دو بڑے بچوں کی بھی کفالت کرنی ہے۔

۵۔ اور، مذکورہ درخواست کی مزید جوابدہی میں، میں اقرار کرتا ہوں کہ، جب میری بیوی نے میرا رہائشی گھر بروز ــــــ مورخہ ــــــ کو چھوڑا، وہ اپنے ساتھ پلیٹ، گھڑیاں اور دیگر ساز و سامان اپنے ساتھ لے گئی، اور تب سے ان کو اپنے پاس رکھا اور تا حال اس کے قبضے میں ہے جیسا کہ میرے جواب کے پیرا دوم میں متذکرہ ہے، جیسا کہ مجھے بالوثوق یقین ہے کہ ان کی کم از کم مالیت ۸۰۰ روپے ہے؛ میں اس کا بھی اقرار کرتا ہوں کہ، میرے گھر جیسا کہ مذکورہ بالا ہے کو اس نے چھوڑنے کے پانچ دنوں کے اندر، میری مذکورہ بیوی نے میرے کسی کرائے دار سے بلز وصول کیے جو مجھے قابل ادائیگی تھے، جن کی مجموعی رقم ــــــ روپے تھی، اور یہ کہ اس نے تب سے ان کو اپنے پاس رکھا اور تا حال اس کے قبضے میں ہے۔

(دستخط) الف۔ب

نمبر۱۴۔ نابالغ کے قریب ترین رفیق کی جانب سے مدعاعلیہ کے اخراجات کی جوابدہی کے لئے اقرارنامہ

(دیکھئے دفعہ ۴۹)

[1] ☆بعدالت

میں، زیر دستخطی، الف۔ب۔، ۔۔۔۔۔۔، ج۔د۔، قریب ترین دوست ہونے کے ناطے۔، جو کہ نابالغ ہے، اور جو عدالت میں ہند طلاق ایکٹ کے تحت، ر د، کے خلاف درخواست دائر کرنے کا خواہش مند ہے۔

بذریعہ ہٰذا اقرار کرتا ہوں کہ مذکورہ مقدمے میں مذکورہ ر د، کے اخراجات کے لئے جوابدہ ہوں گا، اگر، مذکورہ ج۔د۔، مذکورہ د۔د۔، کو ادائیگی میں ناکام ہوگیا۔ اس طریقہ کار میں مذکورہ مقدمے کے مذکورہ اخراجات کی ادائیگی د۔د، کو کروں گا جیسا کہ عدالت اس کو ہدایت دے گی میں فی الفور عدالت کے متعلقہ افسر کو مذکورہ کی ادائیگی کروں گا۔

بروز ۔۔۔۔۔۔ مورخہ ۔۔۔، ۱۸۶

(دستخط) الف۔ب۔،

۱۔ طلاق (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء، (نمبر ۱۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۲۴ کی رو سے لفظ ''(عالیہ)'' کیا گیا۔